جہادِ افغانستان
(۱)
دارالعلوم حقانیہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ اور زعماء جہاد کی بعض مجالس کی جھلکیاں

○ ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء - حضرت شیخ نے مولانا محمد یوسف افغانی کا پرتپاک استقبال فرمایا۔

○ **مولانا محمد یوسف** حضرت! صرف زیارت و ملاقات اور دعا کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ مجاہدین اور محاذ جنگ کے رفقاء کے کچھ ضروری امور ہیں اور اس سلسلہ میں بھی کچھ مشورہ دریافت کرنا ہے۔

○ **حضرت شیخ** آپ کس محاذ پر جا رہے ہیں۔

○ **مولانا یوسف** ولایت لوگر پر جو کابل سے جنوب کی طرف واقع ہے اور اس سے قبل بھی تین چار محاذوں پر جنگ لڑی ہے ان محاذوں پر میرے ساتھ آپ کے تلامذہ اور دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء نے بھی خوب تعاون کیا ہے۔

○ **حضرت شیخ** کیا آپ کے علاقہ کے عام شہروں اور دیہاتوں میں خلقی پرچمی روسی اور روسی ذہن کے لوگ موجود ہیں۔ آپ کو اور آپ کے رفقاء اور اہل ایمان کو ایذائیں پہنچاتے ہیں۔

○ **مولانا یوسف** جی نہیں۔ ہمارے اپنے علاقہ اور اس کے اطراف میں نہ تو پرچمی باقی رہ گئے ہیں اور نہ خلقی۔ نہ روسی اور نہ روسی ذہن کے کابلی۔ اور جو تھے وہ یا تو مارے گئے یا پھر از خود بھاگ گئے ہیں اب بھی اگر مجاہدین کو ایسے کسی فرد کی نشاندہی اور پھر اس کی تصدیق ہو جائے تو راتوں رات اس کے گھر کا گھیراؤ کر کے اسے گرفتار کر لیتے ہیں یا اُسے مار بھگاتے ہیں۔ بحمداللہ اب خدا کے فضل سے ہمارے علاقہ میں ایسے لوگوں کے پیر نہیں ٹکتے۔

○ **حضرت شیخ** محاذ جنگ میں آپ حضرات جس شجاعت پامردی اور بہادری کا مظاہرہ کرتے ہیں آنے والے احباب ان تمام حالات سے آگاہ کر دیتے ہیں باری تعالیٰ مزید استقامت فرمادے ـــ میں تو اپنے طلبہ اور وہاں سے آنے والے مجاہدین کو علی العموم وجعلنا من بین ایدیہم الآیہ اور شاھت الوجوہ کا وظیفہ بتایا کرتا ہوں تو آپ تو

ماشاء اللہ خود عالم دین ہیں۔

مولانا یوسف جی ہاں! ہم نے اس کی برکات اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور صداقت کا مزید یقین ہونے لگا ہے۔ ایک مرتبہ ہم نو رفقاء کا میدانِ جنگ میں ایک بڑی روسی فوج سے سامنا ہوا اور ہم محاصرہ میں آ گئے۔ ہم نو آدمیوں کے پاس صرف تین بندوقیں تھیں۔ ان میں بھی ایک ٹوٹی ہوئی تھی۔ تو میں نے وہاں انا جعلنا فی اعناقہم الخ پڑھ کر مٹھی میں کنکریاں لیں اور شاہت الوجوہ پڑھتے ہوئے دشمن کی جانب پھینکیں اور پھر ہم تین تین ساتھیوں کے گروپ بن کر دشمن کو طرح دے کر مختلف سمت روانہ ہو گئے۔ مگر میرا محاصرہ بہرحال جاری رہا میں ساتھ والے ایک گاؤں میں گھس گیا۔ دشمن کے چالیس ٹینکوں اور اوپر سے بمبار طیاروں نے اس بستی کا محاصرہ کر لیا۔ اور کہا کہ ہمیں آدمی دو۔ بستی کے معززین کو بلایا اور انہیں دھونس دھمکی دی اور حد درجہ تشدد اور ظالمانہ سلوک کیا۔ اور انہیں الٹا لٹکا کر کہتے رہے کہ ہمیں آدمی کا پتہ دو۔ ہمارے محترم مولانا نصر اللہ صاحب کی داڑھی کے بال نوچ نوچ کر میرا دریافت کرتے رہے۔ مگر ان میں کسی نے بھی ہمیں ان کے حوالے کرنے کی حامی نہیں بھری ہم وہاں بستی سے متصل انگوروں کے ایک باغ میں لیٹ گئے۔ جہاں کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ اور وشاہت الوجوہ کا عمل جاری رکھا۔ خدا کی قدرت اور اسلام کا معجزہ کہ اس گئے گزرے دور میں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اسی باغ میں بار بار روسی فوجی داخل ہوئے بوٹا بوٹا الٹ دیا۔ ہمارے آنکھوں کے سامنے گھومتے پھرتے دندناتے رہے ان کی ہر ادا ہمارے مشاہدہ میں تھی۔ مگر خدا کی شان کہ ہم باغ میں ہوتے ہوئے بھی ان کی نظروں سے پوشیدہ تھے۔

حضرت شیخ جی ہاں۔ وجعلنا من بین ایدیھم سداً ومن خلفھم سداً فاغشینا ھم فھم لا یبصرون کا یہی معنی ہے۔

مولانا یوسف ایک مرتبہ ہمارا ایک فوجی محاذ جو مجاہدین کے اسلحہ کا مرکز تھا، کو تاراج کرنے کے لئے روسی فوج نے ۴۰ ٹینکوں اور ۱۸ بمبار طیاروں سے یلغار کر دی۔ میرے ساتھ اتفاق سے اس وقت آٹھ ساتھی رہ گئے تھے اور وہ بھی دینی مدرسہ کے طالب علم۔ ہم نے اپنے مورچہ میں بیٹھ کر دشمن کے حملے کا ڈٹ کر جواب دیا۔ اور اس انداز سے اندھا دھند فائرنگ کی کہ

دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور ہم خدا کے فضل سے محاصرہ ہوتے ہوئے بھی دشمن پر غالب آئے۔ دشمن کے سینکڑوں افراد ہلاک اور جہنم رسید ہو گئے۔ جب حملہ آور فوج کابل واپس ہوئی اور ان سے ان کی ناکامی سے متعلق افسرانِ بالا نے باز پرس کی تو انہوں نے رپورٹ دی کہ ناکامی کا سبب قلعہ کے اندر دس ہزار مجاہدین کی موجودگی اور ان کا زبردست دفاع ہے۔ حالاں کہ قلعہ میں صرف آٹھ آدمی موجود تھے پھر ہم نے دیکھا کہ دشمن اپنے مُردوں اور زخمیوں کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے اٹھا رہے ہیں۔

○ **حضرت شیخ** آج کل تو سخت سردی پڑ رہی ہے اور برف باری بھی ہو رہی ہے۔ تو اس سے مجاہدین کو بھی سخت مشکلات پیش آتی ہوں گی۔

○ **مولانا یوسفؒ** جی ہاں۔ بعض مقامات پر برفباری کی وجہ سے مجاہدین کو زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک مقام پر چھ روز تک مجاہدین دشمن کی فوج کے محاصرے میں آ گئے۔ تو برف کے تودوں پر رہتے رہتے ان کے پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔ اور نیچے سے کٹ گئے مگر اس حالت میں بھی انہوں نے دشمن کا حد درجہ پامردی اور استقامت سے مقابلہ کیا اور دشمن کے ۴۰ ٹینک اور ۱۸ جہاز مار گرائے۔ ایک دوسرے محاذ پر جب مجاہدین دشمن کے طویل محاصرہ میں آ گئے۔ تو سردی کی وجہ سے ۲۰۰ مجاہدین کے پاؤں نیچے سے کٹ گئے۔
اس موقعہ پر حضرت اقدس کے چہرہ پر حد درجہ حزن و ملال کے آثار ہویدا ہوئے اور کافی دیر تک ان کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔

علامہ مولانا عبدالحلیم مردانیؒ کا سوانحی مواد

بندہ حضرت الاستاذ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے زیر سرپرستی والد ماجد حضرت شیخ التفسیر مولانا عبدالحلیم صاحب نور اللہ مرقدہ صدر المدرسین دار العلوم حقانیہ کی سوانح حیات ان کی دینی وملی اور علمی خدمات پر مشتمل ایک تذکرہ مرتب کر رہا ہے حضرت کے متعلقین اجل شیوخ، ارشد تلامذہ اور دیگر حضرات سے التماس ہے کہ ان کے بارہ میں مضامین مقالات اور قیمتی آرا اور یادداشتیں جو بھی ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

محمد ابراہیم فانی۔ مدرس دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک